الفضل

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴ | اتوار-۳-شعبان ۱۴۱۴ھ، ۱۶ صلح ۱۳۷۳ ھش، ۱۶-جنوری ۱۹۹۴ء

ہم نے ہر صورت میں برائی کا مقابلہ کرنا ہے

ہمت پیدا کرو اور اپنا معیار بلند کرو اور اپنے عزائم کو بلند کرو اور پختہ کرو کہ ہم نے ہر صورت سے برائی کا مقابلہ کرکے نہ صرف یہ کہ اس کو اپنے اندر نہیں داخل ہونے دینا بلکہ اس کو غیروں سے بھی نکالنا ہے۔ اگر تم یہ کرسکتے ہو اور دعا کی مدد سے ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔ اور بھاگو نہیں۔ کیونکہ ہم نے تو میدان سر کرنے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کے سب سے مقبول ترین پروگرام کی جھلکیاں

بغیر تحریک کے احباب جماعت کی طرف سے احمدیہ ٹی وی کیلئے عطیات کی بارش

احباب جماعت کے پیغامات اور ان کے جوابات کا حسین و دلکش تذکرہ

انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست LIVE پروگرام

(۱۱-۱۰ جنوری ۹۴ء کے اس پروگرام کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۰- جنوری انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن پر پاکستان کے وقت کے مطابق رات سوا آٹھ بجے سے نو بجنے میں دس منٹ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے پیغامات کے جوابات عطا فرماتے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ کو اپنے محبوب آقا اور امام سے جو للّٰہی محبت ہے اس کے پیش نظر ایم ٹی اے کا یہ پروگرام مقبول ترین پروگرام بن چکا ہے اور احباب جماعت احمدیہ بے چینی سے اس وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ جب محبوب آقا ان کی نظروں کے سامنے تشریف لاتے ہیں اور بے تکلفی سے یوں احباب جماعت سے گفتگو فرماتے ہیں جیسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلصین کے درمیان تشریف فرما ہوں اور محبت کے ساتھ گھریلو ماحول میں باتیں ہو رہی ہوں۔ مورخہ ۱۰- جنوری کو حضور ایدہ اللہ نے جو ارشادات فرمائے ان کا خلاصہ یوں ہے۔

دنیا بھر سے عطیات کی آمد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کے آغاز کے ساتھ ہی بغیر کسی تحریک کے دنیا بھر کے احباب جماعت کی طرف سے اس ٹیلی ویژن کے اخراجات پورے کرنے کے لئے عطیات آنے شروع ہو گئے ہیں اس بارے میں کوئی نہ تو اعلان کیا گیا اور نہ ہی احباب جماعت کو مالی قربانی کی کسی تحریک کی خبر دی گئی

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے تین مخلصین کے نام لئے سب سے پہلے ماریشس کے ایک مخلص احمدی مکرم مشتاق احمد صاحب کا نام بیان فرمایا جنہوں نے ۱۴ ہزار پاؤنڈ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراچی سے مکرم لطیف الرحمٰن صاحب نے ۱۰ ہزار پاؤنڈ کا اور راولپنڈی سے مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب نے ایک لاکھ روپے کے وعدے کی پیشکش کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کا کام شروع کیا گیا تو سب کچھ سیٹلائٹ کے انتظامات پر لگا دیا گیا۔ دوسرے کاموں کے لئے بہت کم رقم رکھی گئی۔ لیکن اب دنیا بھر سے ازخود احباب جماعت رقوم بھیج رہے ہیں۔ اب اللہ نے چاہا تو سٹوڈیوز کی حالت بہتر بنائی جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ساری دنیا میں پروگرام بننے ہیں۔ معیاری سازوسامان کی بھی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ آئندہ چند ماہ میں صورت حال بہت بہتر ہو جائے گی۔

گزشتہ روز کے پروگرام کے بعض تبصرہ جات حضور نے بیان فرمائے کہ بہت سے تبصرے سٹوڈیوز کی حالت زار پر تھے۔ اور بعض نے تو یہ بھی لکھا کہ یہ کیسا سٹوڈیو تھا جس میں حضور کی مختلف رنگ کی جرابیں بھی نظر آ رہی تھیں۔

میرا مزاج ہی ایسا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بچپن سے ہی میرا مزاج ہی ایسا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھیں کہ یہ بزرگی کی کوئی علامت ہے۔ حضور نے یاد دلایا کہ میں نے اپنا بچپن کا وہ واقعہ بیان کیا ہوا ہے کہ میں ایک دن سکول گیا تو بنیان کے اوپر اچکن پہن لی۔ کیونکہ قمیض موجود نہیں تھی۔ یہ خیال نہ آیا کہ سکول میں تو پی ٹی بھی ہوتی ہے چنانچہ جب پی۔ ٹی کا پیریڈ آیا تو استاد محترم نے حکم دیا کہ یہ کیا مذاق ہے کہ اچکن پہن کر پی ٹی ہو رہی ہے۔ اسے اتارو۔ میں نے مزاحمت کی تو انہوں نے زبردستی کی اور میری اچکن کے بٹن کھولنے شروع کئے تو جلد انہیں احساس ہو گیا کہ اصل معاملہ کیا ہے اس پر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے بھائی کافی دنوں تک اس بات پر میرا مذاق اڑاتے رہے۔ یہ دراصل بے اختیاری کا قصہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں ڈنمارک گیا ہوا تھا تو خواتین نے مجھے دیکھا تو ہنس پڑیں اور سوال کیا کہ یہ کیا جوڑ ملایا ہوا ہے۔ اچکن کسی رنگ کی ہے۔ اور قمیض کسی اور رنگ کی، جراب اور بوٹ کسی اور ہی رنگ کے ہیں۔ میں نے کہا کہ جوڑ ہی تو کوئی ملایا نہیں اس لئے یہ ایسا لگ رہا ہے۔ خواتین کے اس ریمارکس میں کوئی تمسخر نہیں تھا بلکہ ایسا مذاق تھا جس میں

(مسلسل صفحہ ۲ پر)

خاندان حضرت مسیح موعود میں شادی کی بابرکت تقریب

○ حضرت سیدہ ام متین مریم صاحبہ رقم فرماتی ہیں :-

میرے نواسے سید غلام احمد فرخ کا نکاح یکم اگست کو لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ لندن کے آخری دن فرحانہ بنت سید حضرت اللہ صاحب پاشا کے ساتھ پڑھا تھا اب ۲۸- دسمبر ۹۳ء کو ان کی تقریب شادی منعقد ہوئی۔ برات عاجزہ کے گھر سے ایوان محمود گئی جہاں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت حافظ برہان احمد نے کی نظم فرید احمد صاحب نوید نے پڑھی بعد ازاں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے دن ۲۹- دسمبر کی دوپہر دعوت ولیمہ منعقد کی گئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت کرے۔

درخواست دعا

○ محترم مولانا صالح محمد صاحب سابق مشنری غانا کچھ عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گذشتہ دو تین روز سے ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم داؤد احمد صاحب منیب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے نو سال بعد اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "اسماعیل احمد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ہمدردی اور لطف تھا۔ وہاں کے کسی اخبار نے بھی لکھ دیا کہ جماعت احمدیہ کا خلیفہ ایسا ہے کہ اس کی اچکن اور رنگ کی ہے اور جرابیں اور رنگ کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں سٹوڈیو کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس کو میں نے عمداً اسی طرح رہنے دیا ہے۔ کیونکہ یہ تاریخ کا حصہ ہے۔ تاریخ کی امانت ہے۔ تاکہ بتایا جاسکے کہ کس بے سروسامانی میں ہم نے یہ کام شروع کیا۔ اور کن حالات سے گزرے۔ یہ تاریخ کا ریکارڈ ہے جسے محفوظ ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ماریشس سے جو پھول لائے تھے وہ ہم نے آج اس سٹوڈیو میں سجادیئے ہیں حضور نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی آرائش لجنہ کے سپرد کی جائے۔ اگر وہ سنبھال سکتی ہیں تو سنبھال لیں ورنہ کوئی مجبوری ہے تو اور کوئی انتظام کیا جائے۔

تین ہزار کا کام تین سو میں کریں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو کام تین ہزار میں ہوتا ہے وہ ہم نے تین سو میں کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے وقت بھی لگتا ہے۔ ایسا کرنے والے آدمی بھی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ اللہ نے چاہا تو ایک دن ایسا آئے گا کہ دنیا کے کونے کونے میں ہر گھر میں یہ ٹی وی دیکھا جا رہا ہو گا اس زمانے میں اس پر شائد کروڑوں روپے خرچ کئے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ میری اور آپ کی خوش قسمتی ہے کہ ہم اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جو مسیح و مہدی کے زمانہ کے قریب تر ہے جتنا آپ نبوت کے قریب کے زمانہ میں ہوں گے آپ میں سادگی ہو گی اور دنیاوی لحاظ سے آپ بے رنگ ہوں گے۔ حضرت نبی کریم ﷺ جس مسجد میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے اس کی چھت اتنی ٹپکتی تھی کہ بارش میں مسجد کا اندر کا حصہ گیلا ہو کر کیچڑ بن جایا کرتا تھا۔ اور سجدے کرنے والوں کے ماتھوں پر کیچڑ لگ جاتی تھی کہاں وہ مسجد اور کہاں آج کی سونا لگی ہوئی مساجد جیسے سعودی عرب میں ہیں۔ یہ عالم خاک ہے وہ عالم پاک تھا۔ اصل زینت تو تقویٰ کے لباس کی ہے۔ اگر اللہ کے حضور سجنا ہے تو لباس التقویٰ سب سے اچھا لباس ہے۔ اسی سے اللہ کی آنکھ آپ کو پیار سے دیکھے گی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیغامات اور احباب جماعت کی طرف سے بھجوائے جانے والے عطیات کا اعلان فرمایا۔

صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کے لئے دعا کی درخواست

حضور نے محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب کے بارے میں دعا کی درخواست کی اور فرمایا کہ میرے استاذی المکرم دمہ اور دوسرے عوارض کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بہت نیک خدمت گزار منکسر المزاج سادہ دل آدمی ہیں۔ ساری عمر حقیقی وقف کے جذبے سے خدمت کی۔ انہوں نے بہت سے کام کرنے ہیں۔ بعض کام جو انہوں نے مجھے لکھے تھے ان میں مجھے بھی دلچسپی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کے لئے خاص دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

جسوال برادران کی خدمات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت سا کام کرنا ہے صرف ایک ماہ کے لئے ۳۶۰ گھنٹے کی کیسٹیں درکار ہیں اور پھر کم از کم ایک ماہ کا ایڈوانس پروگرام تیار کرنا ہے۔ اس بارے میں یو کے کے بچے اور بچیاں بہت محنت کر رہی ہیں۔ تاہم پھر بھی بنیادی کام تو سارا جسوال برادران کے سپرد ہے کام کا اتنا شدید دباؤ تھا کہ گزشتہ روز پتہ چلا کہ جسوال برادران نے سارا دن کھانا ہی نہیں کھایا۔ ان باتوں پر کسی کی توجہ ہی نہیں گئی۔ ابھی اناؤنسمنٹ کا انتظام مکمل نہیں ہے۔ آج سے میں نے کہا ہے کہ میرے دفتر کے لوگ روزانہ باری باری اناؤنسمنٹ کریں گے۔ آج مکرم منیر الدین شمس صاحب کی باری ہے۔ اس کے علاوہ مہینہ بھر کے پروگرام پہلے سے تیار کر کے چھپوا کر تقسیم کئے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جسوال برادران جس طرح کام کر رہے ہیں۔ عام لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ شعر پڑھا

شب تاریک و گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحل را

یعنی رات سیاہ تاریک ہے اور قسما قسم کے گرداب حائل ہیں لیکن یہ ساری باتیں ساحل پر چہل قدمی کرنے والوں کو کیا معلوم کہ ہم پر کیا گزر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس لئے مشورے ضرور بھیجیں لیکن گھبرائیں نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد احباب جماعت اور جماعتوں کی طرف سے آئے مبارک باد کے پیغامات اور ان کے عطیات کا اعلان فرمایا ان میں ایک نمایاں ترین عطیہ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب لاہور کا تھا جنہوں نے ۲۰ ہزار پاؤنڈ (قریباً" ۹ لاکھ روپیہ) کا وعدہ پیش کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے نو مبایعین کے واقعات بھجوائیں کہ انہوں نے کیا دیکھا کیا سوچا اور کس طرح احمدیت کو قبول کیا۔ پھر قبولیت کے بعد کیا کیا مشاہدات ہوئے۔ بہت سے احمدیوں نے پتھر کھائے۔ گلیوں میں گھسیٹے گئے۔ ان کے انٹرویوز کئے جائیں۔ کہ کیوں ان کو سزا دی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک مخلص احمدی مکرم حافظ امجد حال مقیم جاپان کا ذکر فرمایا جن کی کمر پر کوڑوں کے نشانات ہیں۔ اور فرمایا کہ ان سے پوچھا جائے کہ ان پر کیا کیفیت طاری تھی جب وہ خدا کی خاطر تکالیف اٹھا رہے تھے۔ یہ سارے ہماری تاریخ کے ریکارڈ ہیں۔ تاریخ کی امانت ہیں۔ آخر میں حضور نے سویڈن کی ایک خاتون محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ کی طرف سے ۵۰ ہزار کرونز کی قربانی کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ یہ خوشیاں دائمی کردے ہمیشہ ہمیش کے لئے کردے۔ یہ نیا نظام ایک نئے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ اور آئندہ نسلوں کی بھی بھلائی کا موجب ہو۔ آمین

۱۱- جنوری ۱۹۹۴ء

مورخہ ۱۱- جنوری ۱۹۹۴ء کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مشتاقان دید کی سیرابی کے لئے پاکستان وقت کے مطابق سوا آٹھے بجے رات کے قریب سکرین پر نمودار ہوئے۔ حضور کی آمد سے تھوڑی دیر قبل اناؤنسر مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد احمد صاحب سابق نائب وکیل تعمیل و تنفیذ تحریک جدید' نے حضور کے پروگرام کا ذکر کیا اور حضور کے پروگرام سے فوراً پہلے اسیران راہ مولا کے لئے حضور کی مشہور نظم سنوائی جس کے دو اشعار یہ ہیں

خیرات کر اب ان کی رہائی میرے مولا
کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ روز کے اچکن والے لطیفے کے ضمن میں فرمایا کہ مجھے ڈر ہوا کہ اب کہیں یہ نہ ہو کہ احباب قمیضوں کے تحفے بھیجے شروع کر دیں۔ چنانچہ آج ایسا ہی ہوا کہ ملاقات میں ایک صاحب قمیضوں کا ایک پیکٹ لئے تشریف لے آئے۔ حضور نے فرمایا بہت سے لوگ میرے لئے قمیضوں کے تحفے لے آتے ہیں جو میں پہن ہی نہیں سکتا۔ پھر بہت سی میرے سائز کے مطابق نہیں ہوتیں۔ حضور نے فرمایا یہ تکلف ہے۔

ساری کسر نکل گئی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مخلصین کے نام بیان فرمائے جنہوں نے بغیر کسی تحریک کے انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے والہانہ طور پر مالی قربانی پیش فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور ایدہ اللہ مختلف پیغامات بھی سناتے رہے۔ صدر لجنہ سویڈن نے لکھا کہ انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کی مبارک ہو۔ گیارہویں سال میں غیر معمولی انقلاب کی پیش خبری پوری ہو گئی۔ مکرم فہیم احمد صاحب بھٹی نے اپنی خوشی کا یوں اظہار کیا "آج ساری کسر نکل گئی" حضور نے تبسم فرماتے ہوئے کہا کہ معلوم نہیں کس بات کی کسر نکلی پھر خود ہی فرمانے لگے۔ لندن سے دوری کی کسر نکلنے کا شاید ذکر کر رہے ہیں۔ پرتگال سے مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے مبارک باد کے پیغام کے ذکر میں فرمایا یہ بیمار بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ سلسلہ کے پرانے مخلص خادم ہیں۔

غلطی کی وجہ سے ثواب مل گیا

سویڈن سے مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ کے عطیہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ کل ان کے عطیہ کا اعلان میں نے غلطی سے ۵۰ ہزار کرونز کر دیا انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے تو پانچ ہزار وعدہ لکھوایا تھا۔ لیکن حضور کے منہ سے پچاس ہزار کے الفاظ نکلنے کے بعد ہم سب نے فیصلہ کیا کہ ہم پچاس ہزار ہی ادا کریں گے۔ چنانچہ سارے عزیز دوڑ پڑے کہ اپنے گلّے توڑ کر جن میں پیسے جمع کئے جاتے ہیں۔ یہ رقم پوری کریں گے۔ چنانچہ سب نے اپنی اپنی رقمیں جمع کیں تو مجموعہ پچاس ہزار ۲۰۸ کرونز ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس غلطی کے نتیجے میں اللہ نے ثواب کا موقع فراہم کر دیا۔

ایک صاحب نے لکھا کہ اب تو سارا

باقی صفحہ ۷ پر

ہماری تاریخ

اس سال کے شروع میں (۱۹۴۲ء) ہندوستان کے اندر خطرناک قحط رونما ہو گیا اور غلہ کی سخت قلت ہو گئی۔ اس ہولناک قحط کے آثار ماہ فروری ۱۹۴۲ء میں شروع ہو گئے تھے۔ لیکن حضرت (امام جماعت الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے جنہیں [illegible]ائی بشارتوں میں "یوسف" کے نام سے بھی پکارا گیا تھا۔ سالانہ جلسہ ۱۹۴۱ء پر احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انہیں غلہ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہئے۔ اور اعلان فرمایا کہ جو دوست غلہ خرید سکتے ہیں وہ فوراً خرید لیں۔ بعض نے خریدا۔ مگر بعض نے توجہ نہ دی کہ ہمارے پاس پیسے ہیں جب چاہیں گے لے لیں گے مگر جب آٹا وغیرہ ملنا بند ہوا اور سیاہ دانوں کی گندم ڈپو میں دی جانے لگی تو ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس کے بعد جب فصل نکلی تو حضور نے پھر ارشاد فرمایا کہ دوست غلہ جمع کر لیں اور ساتھ ہی زمیندار دوستوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ غلہ زیادہ پیدا کریں اور اسے حتیٰ الوسع جمع رکھیں۔ اس ضمن میں حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کو ملک کی سب احمدی جماعتوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر جگہ اپنے غریب احمدی بھائیوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں۔ نیز خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ قادیان کے غرباء کے لئے (-) کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے چالیسواں حصہ بطور چندہ ادا کریں اور جو لوگ غلہ نہ دے سکیں وہ رقم بھجوا دیں کہ ہماری طرف سے اتنا غلہ غرباء کو دے دیا جائے مقصود یہ تھا کہ غرباء کو کم از کم اتنی مقدار میں تو گندم مہیا کر دی جائے کہ وہ سال کے آخری پانچ مہینوں میں جو گندم کی کمی کے مہینے ہوتے ہیں بآسانی گذارا کر سکیں اور تنگی اور مصیبت کے وقت انہیں کوئی تکلیف نہ ہو اس غرض کے لئے حضور نے ۵۰۰ من غلہ کا مطالبہ جماعت سے فرمایا اور اس میں سے بھی ۵۰ من خود دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور در حقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں وہ نمونہ دکھانے کا موقعہ نہیں ملتا جو صحابہؓ نے مدینہ میں دکھایا۔ اس لئے ہمیں کم سے کم اس موقعہ پر غرباء کی مدد کر کے اپنے اس فرض کو ادا کرنا چاہئے جو (دین حق) کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ اور اگر ہم کوشش کریں تو اس مطالبے کو پورا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ۵۰۰ من غلہ کا اندازہ بھی در حقیقت کم ہے۔ اور یہ بھی سارے سال کا اندازہ نہیں بلکہ آخری پانچ مہینوں کا اندازہ ہے۔ جبکہ قحط کا خطرہ ہے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ فصل اچھی کر دے اور جوار وغیرہ نکل آنے کی وجہ سے گندم سستی ہو جائے۔ بہر حال ہم میں سے ہر ایک کو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے غریب بندے خدا تعالیٰ کے رزق کے ہم سے کم حصہ دار نہیں۔ خدا کی نہ معلوم کس حکمت نے ہم کو رزق دے دیا اور ان کو نہیں دیا۔ شائد خدا تعالیٰ کو ہمارا امتحان منظور ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ ہم اس رزق کو کس طرح استعمال کرتے ہیں یا شائد بعض کے لئے اس میں سزا کا کوئی پہلو مخفی ہو یا شائد اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں ثواب دینا چاہتا ہو کہ چونکہ ان کو رزق نہیں ملا اس لئے تم ان کو رزق دے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرو۔ نہ معلوم ان تینوں باتوں سے کون سی بات اللہ تعالیٰ کے مد نظر ہے۔ لیکن بہر حال یہ یقینی بات ہے کہ غریب بندے خدا تعالیٰ کے رزق میں ہم سے کم حصہ دار نہیں۔ اور ہم میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو بشر ہونے کے لحاظ سے ایک غریب پر فوقیت رکھتا ہو۔ بلکہ بشر ہونے کے لحاظ سے نبی اور کافر بھی برابر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں بار بار اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ سے فرماتا ہے یعنی اے رسول کہہ دے 'ابو جہل سے کہہ دے' عتبہ سے کہہ دے' شیبہ سے کہہ دے' کہ بشر ہونے کے لحاظ سے میں تمہاری طرح ہی ہوں اور مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اگر فرق ہے تو یہ کہ میں نے خدا تعالیٰ کے قرب کو پا لیا اور تم نے اس کا انکار کر کے اسے ناراض کر دیا۔ اگر تم بھی نیکی اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور تم بھی قربانیوں میں حصہ لو تو اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسا ہی محبوب بنا سکتا ہے جیسے اس نے اور لوگوں کو بنایا آخر خدا نے ابو جہل کو ابو جہل اور ابو بکرؓ کو ابو بکرؓ اس لئے بنایا کہ ابو بکرؓ نے اپنی بشریت کا صحیح استعمال کیا ابو جہل نے صحیح استعمال نہ کیا اگر ابو جہل بھی اپنی بشریت کا صحیح استعمال کرتا تو وہ بھی ابو بکرؓ بن جاتا پس یہ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں جن کے ماتحت وہ کسی کو رزق دے دیتا ہے اور کسی کو نہیں دیتا یہ بات غلط ہے کہ اگر کوئی عالم ہو اسے رزق مل جاتا ہے اور اگر عالم نہ ہو تو اس کو رزق نہیں ملتا۔ ہزاروں انٹرنس پاس ہیں جو چار چار سو یا پانچ پانچ سو روپیہ تنخواہ لے رہے ہیں اور ہزاروں بی۔ اے اور ایم۔ اے ہیں۔ جنہیں بیس بیس تیس تیس روپے کی بھی نوکری نہیں ملتی۔ اور اگر ملتی ہے تو عارضی طور پر۔ پس یہ کوئی خدا کی مشیت ہے جس کے ماتحت وہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا رہتا ہے۔ ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو"

حضور کے مد نظر اس اہم تحریک کی دو اغراض تھیں۔ جن کی حضور نے خود ہی وضاحت فرمائی کہ:۔

اس اعلان کے کرنے میں میری دو غرضیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن کریم نے خرچ کرنے کی مختلف۔ اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ان اقسام میں سے ایک قسم خرچ کی اپنے دوستوں' اپنے رشتہ داروں اور اپنے بھائیوں کی امداد ہے۔ مگر یہ اخراجات ان معنوں میں صدقہ نہیں کہلاتے جن معنوں میں غرباء کو روپیہ دینا صدقہ کہلاتا ہے عربی زبان میں صدقہ کا مفہوم بہت وسیع ہے اور اس میں صرف اتنی بات داخل ہے کہ اپنے اس خرچ کے ذریعے اس تعلق کا ثبوت دیا جائے جو انسان کو اپنے پیدا کرنے والے سے ہے صدقہ کے معنے خدا تعالیٰ سے اپنے سچے تعلق کا اظہار ہے۔ تو صدقہ کی کئی اقسام ہیں اور لوگ عام طور پر قرآنی صدقہ کی بہت سی قسموں سے غافل ہوتے ہیں۔ پس اس تحریک سے میرا ایک مطلب تو یہ ہے کہ عربی زبان میں صدقے کا جو مفہوم ہے وہ بھی پورا کرنے کا دوستوں کو موقعہ مل جائے اور مفہوم یہ نہیں کہ رد بلا کے لئے خرچ کیا جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کیا جائے۔ پس میرا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جن دوستوں کو پہلے ایسا خرچ کرنے کا موقعہ نہیں ملا انہیں اس کا موقعہ مل جائے اور نیکی کا یہ خانہ خالی نہ رہے۔

دوسری غرض میری یہ ہے کہ ہماری جماعت میں یہاں بھی اور باہر بھی بعض سادات قابل امداد ہیں اور سادات کو معروف صدقہ دینا منع ہے۔ پس اگر یہ انہی معنوں میں صدقہ کی نیت سے دیا جائے جو ہمارے ملک میں اس کا مفہوم ہے تو اس سے ہم سادات کی مدد نہیں کر سکتے ہاں ہدیہ اور تحفہ سے ان مدد کر سکتے ہیں۔ تحفہ انسان ماں باپ' بھائی بہن' بیوی بچوں اور دوستوں رشتہ داروں غرضیکہ سب کو دے سکتا ہے پس میری یہ دو اغراض ہیں جن کی وجہ سے میں نے کہا ہے کہ جو دوست میری اس تحریک میں حصہ لیں وہ صدقہ کی نیت نہ کریں۔

اس اہم تحریک پر قادیان میں سب سے پہلے مولوی ملک سیف الرحمان صاحب مولوی عبدالکریم صاحب (ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب) اور میاں مجید احمد صاحب ڈرائیور نے وعدے بھجوائے۔ جس پر حضور نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

آج ۲۲ مئی میں نے خطبہ (-) میں اس امر کی تحریک کی ہے کہ قادیان کے غرباء کے لئے بھی غلہ کا انتظام کیا جائے تاکہ جن دنوں میں غلہ کم ہو' انہیں تکلیف نہ ہو ۵۰۰ من غلہ کے لئے میں نے جماعت سے مطالبہ کیا ہے۔ قادیان سے باہر میری کچھ زمین ہے۔ وہ بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ کچھ رگرو ہے جو پھر واپس مقاطعہ پر لی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس دفعہ فصل ماری گئی ہے۔ اس کا مقاطعہ اور گورنمنٹ کا معاملہ اور اوپر کے اخراجات ادا کر کے کوئی پچاس من غلہ بچتا ہے۔ وہ سب میں نے اس تحریک میں دے دیا ہے اس کے علاوہ اس وقت تک مندرجہ ذیل وعدے آئے ہیں:۔

مولوی سیف الرحمان صاحب ۱۶ سیر غلہ مولوی عبدالکریم صاحب خلف مولوی محمد اسماعیل صاحب ایک من۔ میاں مجید احمد ڈرائیور۔ ایک من۔

خدا کی قدرت ہے کہ سب سے پہلے لبیک کہنے کی توفیق ان کو ملی ہے جو خود غریب ہیں۔ شائد تبھی رسول کریم ﷺ (فدا نفسی و روحی) نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے غرباء میں شامل کرے۔ اس تحریک میں چندہ غلہ کی صورت میں لیا جائے گا۔ یعنی گو بھیجنے والا روپیہ ارسال کرے مگر اس کا وعدہ غلہ کی صورت میں ہونا چاہئے۔ اس کے روپیہ سے وعدہ کے مطابق غلہ خرید دیا جائے گا۔ لمبا وعدہ کوئی صاحب نہ کریں۔ جو ایک مہینہ کے اندر غلہ دے سکیں وہی وعدہ کریں۔

خاکسار مرزا محمود احمد ۲۲ مئی"

بیرونی جماعتوں میں سب پہلے وعدے بھجوانے والی جماعت لائل پور تھی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی نے ۲۹ مئی ۱۹۴۲ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

باقی صفحہ ۴ پر

ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج وقف نو۔ لندن

واقفین نو اور مختلف زبانوں کی تعلیم و تدریس

واقفین نو کے والدین کو اس بات کا علم ہو گا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کے تحت وقف بچوں کی تعلیم و تدریس کے لئے اپنے خطبات میں ہدایات جاری فرمائی ہوئی ہیں۔ امید ہے والدین ان ہدایات سے آگاہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ خطبہ فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۹۳ء میں بھی زبانوں کی تعلیم و تدریس کے متعلق عمومی طور پر ہدایات دی گئی تھیں۔ انٹرنیشنل شوریٰ کے موقعہ پر بھی پیارے آقا نے نمائندگان شوریٰ کو اس بارے میں تفصیلی ہدایات سے نوازا ہے تاکہ وہ اپنے اپنے ملک میں ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اس کے علاوہ حال ہی میں حضور انور نے خاکسار کو مختلف زبانوں کے متعلق ہدایات فرمائی ہیں کہ کس طرح کام ہونا چاہئے۔ اس لئے ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ان ہدایات کو خلاصہ کی صورت میں والدین کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اس ضمن میں پہلی بات یہ ہے کہ یہ لازمی نہیں ہو گا بلکہ ممکن بھی نہیں ہو گا کہ سارے بچے جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے داخل ہو کر باقاعدہ مربی بن سکیں۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہمیں (مربیوں) کے علاوہ زبانوں کے ماہر، اساتذہ، ڈاکٹر اور زندگی کے دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے واقفین درکار ہوں گے۔ اس لئے والدین کو ابھی سے ان خطوط پر سوچنا چاہئے اور اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ان کے حالات اور بچے کے رجحانات کے مطابق کون سا شعبہ تعلیم بہتر رہے گا۔

اس مقصد کے لئے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہر ملک میں ایک کیریر پلاننگ کمیٹی مقرر کی جائے جس میں ماہرین تعلیم، اساتذہ، زبانوں کے ماہر اور دیگر پیشوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین شامل ہوں جو بچوں کے رجحان اور ملکی حالات اور جماعت کی آئندہ ضروریات کو مد نظر رکھ کر والدین اور جماعت کی راہنمائی کر سکیں۔ بعض ممالک سے اس طرح کی کمیٹی مقرر ہونے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ والدین اپنے اپنے ملک کے امیر صاحب یا سیکرٹری وقف نو کی وساطت سے جو طریق کار وضع کیا گیا ہو اس کے مطابق اس کمیٹی سے مشورہ لے سکتے ہیں۔

مختلف زبانوں کے سیکھنے کے متعلق جو ہدایات حضور انور نے ارشاد فرمائی ہیں ان کے مطابق اولین حیثیت تین زبانوں کی ہے یعنی عربی، اردو اور انگریزی۔ یہ تینوں زبانیں تمام واقفین کے لئے سیکھنی لازمی ہیں خواہ انہوں نے مربی بننا ہو یا زبانوں کے ماہر، ڈاکٹر بننا ہو یا زندگی کے کسی اور شعبہ سے منسلک ہونا ہو۔ ان زبانوں کی ضرورت اور اہمیت پر حضور انور اپنے خطبہ فرمودہ ۲ جولائی ۱۹۹۳ء میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔

ان تین زبانوں کے علاوہ جرمن اور فرانسیسی زبانیں بھی اہمیت کی حامل ہیں۔ امید ہے کہ جرمنی، فرانس اور ماریشس کے واقفین ان زبانوں کی ضروریات کو پورا کر سکیں گے۔

مندرجہ بالا زبانوں کے علاوہ حضور پر نور کی خصوصی توجہ روسی، چینی، ہنگری، رومانیہ، یوگوسلاویہ، سپینش اور قدیم قبائلی زبانوں (ABORIGINAL) زبانوں جیسے ریڈ انڈین یا آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی زبان، کی طرف ہے۔ پیارے آقا نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ واقفین نو بچپن سے ہی ان زبانوں کو سیکھیں اس طرح کہ ان کی سوچ بچار ان زبانوں میں ہو۔ ان زبانوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور جب عملی زندگی میں داخل ہوں تو وہ ان زبانوں کے ماہرین بن چکے ہوں اور اس ذریعہ سے دین حق اور احمدیت کی سر بلندی کے لئے کام کریں۔ کیونکہ حضور انور کی پُر فراست نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ جب جماعت کو ان زبانوں کے بے شمار ماہرین کی ضرورت پڑنے والی ہے اس لئے ان زبانوں کے ماہرین کی تیاری اس وقت حضور انور کی واقفین نو کے متعلق ترجیحات میں سے اہم ترین ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے واقفین کے والدین کو چاہئے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے ملک میں ملکی زبانوں کے علاوہ سکولوں میں کون کون سی زبانیں اختیاری مضامین کے طور پر پڑھائی جاتی ہیں۔ مثلاً انگلستان میں فرانسیسی، جرمن، سپینش اور بعض سکولوں میں روسی اور اردو زبانیں مڈل سکولوں میں پڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہر ملک میں والدین جائزہ لیں کہ مندرجہ بالا زبانوں میں سے کون کون سی زبانیں ان کے علاقہ کے سکولوں میں اختیاری مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہیں۔ جب ان کا بچہ اس سطح پر پہنچ جائے کہ اس نے اختیاری مضمون کا انتخاب کرنا ہو تو وہ مندرجہ بالا زبانوں میں سے ایک کا انتخاب کرے اور پھر اس زبان کو اس طرح اپنا لے کہ وہ اس میں اعلیٰ تعلیم مثلاً ایم۔ اے یا پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرے۔

اس ضمن میں ایک اہم گزارش یہ بھی ہے کہ والدین اپنے علاقہ کے سکولوں کا جائزہ لینے کے بعد جب کسی زبان کا فیصلہ کریں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو اس کی اعلیٰ تعلیم دلوانی ہے تو اپنے اس فیصلہ کی اطلاع براہ راست حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کریں تاکہ وہ حضور انور کی دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں اور سیدنا حضور انور کو اطمینان حاصل ہو کہ والدین حضور انور کی ہدایات پر عمل پیرا ہیں اور حضور کی تمناؤں کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔

زبانوں کے سلسلہ میں ایک اور اہم ذریعہ تدریس، شام کی کلاسیں ہیں۔ بعض ممالک میں مختلف تعلیمی ادارے شام کے وقت ہفتہ میں ایک دن دو گھنٹے پڑھائی کرواتے ہی۔ مثلاً انگلستان میں تقریباً ہر زبان کی تعلیم و تدریس اس ذریعہ سے ہو رہی ہے اور بڑے موثر طریق پر لوگ زبانیں سیکھتے ہیں۔ ان کلاسوں میں عمر کی کوئی پابندی نہیں۔ جو چاہے داخلہ لے سکتا ہے اور معمولی سالانہ فیس لی جاتی ہے۔ ان کلاسوں کے بعد طلباء ان زبانوں میں امتحان دے کر اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے شہروں اور علاقوں میں اس قسم کی کلاسوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور جب ان کا بچہ اس قابل ہو تو اس طریق سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

ایک بات یہ بھی ضروری ہے کہ بعض والدین خیال کر سکتے ہیں کہ اس طرح بہت سی زبانیں بچوں کو سکھانے سے ان کے ذہن پر بوجھ پڑ سکتا ہے یا زبانیں سیکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ تجربات سے ثابت شدہ ہے کہ بچوں میں بیک وقت ایک سے زیادہ زبانیں سیکھنے کی اہلیت ہوتی ہے ان میں یادداشت کا ملکہ زیادہ ہوتا ہے اور احسن طور پر زبانیں سیکھ سکتے ہیں اور بچپن کی سیکھی ہوئی زبانیں زیادہ یاد رہتی ہیں۔ البتہ بڑی عمر میں یہ کام مشکل ہو جاتا ہے۔

خدا کرے والدین ابھی سے ان خطوط پر سوچنا شروع کر دیں اور بچوں کی صحیح رہنمائی کر سکیں تاکہ یہ بچے بڑے ہو کر پیارے آقا کی توقعات پر پورا اتر سکیں اور والدین اور حضور انور کے لئے قرۃ العین ہوں۔

اس سلسلہ میں اگر کوئی مفید تجاویز ہوں یا کسی کے ذہن میں کوئی سوال پیدا ہو تو خاکسار سے لندن مشن کے پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

باہر کی جماعتوں میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لینے والی اور اول نمبر حاصل کرنے والی لائل پور کی جماعت ہے اس جماعت نے سب سے پہلے اور فوری طور پر اور جماعتی رنگ میں اپنا وعدہ بھجوایا۔ اس کے سوا باہر کی کوئی ایسی جماعت نہیں جس نے اس وقت تک جماعتی طور پر حصہ لیا ہو گو یہ جماعت چھوٹی ہے اور اس لحاظ سے اس نے حصہ بھی تھوڑا ہی لیا ہے اور خطبہ شائع ہونے سے بھی پہلے لیا ہے۔ اور اجتماعی رنگ میں لیا ہے اور اس وجہ سے وہ بیرونی جماعتوں میں سے اول نمبر لے گئی ہے۔ سوائے ان جماعتوں کے جن تک ابھی یہ اطلاع نہیں پہنچی اور نہ پہنچ سکتی تھی۔"

یہ تو صرف اولیت کا شرف پانے والے افراد کا تذکرہ کیا گیا ہے ورنہ قادیان اور قادیان سے باہر دوسری مخلص احمدی جماعتوں نے اس تحریک پر جس والہانہ انداز میں لبیک کہا اس کا نظارہ ہمیں خدا تعالیٰ کی جماعتوں کے سوا کہیں نظر نہیں آتا۔ ان سے مطالبہ صرف ۵۰۰ من غلہ کا کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے ۱۵۰۰ من جمع کر دیا۔ جس پر حضرت امام جماعت نے اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے تحریک کی تھی کہ غرباء کے لئے بھی دوست بطور امداد غلہ جمع کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے غرباء کو ۱۵۰۰ من گندم جو ان کی پانچ ماہ کی خوراک ہے تقسیم کی گئی۔ اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ اسے آخری پانچ ماہ کے لئے محفوظ رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ قحط بھی عین اسی وقت شروع ہوا۔ میں نے کہا تھا کہ جن لوگوں کو یہ گندم مہیا کی گئی ہے وہ اسے دسمبر میں کھانا شروع کریں۔ اور قحط بھی دسمبر میں ہی شروع ہوا ہے۔ یہ بھی نظام کی ایک ایسی خوبی ظاہر ہوئی ہے کہ ساری دنیا میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ کہ ہر غریب کے گھر میں پانچ ماہ کا غلہ جمع کر دیا گیا۔"

احمدی بیگم

تربیت کا ایک دلکش انداز

سن تو یاد نہیں البتہ رمضان المبارک کے ایام یاد ہیں کہ جب ہم درس القرآن کے لئے بیت اقصیٰ قادیان میں جاتے تھے۔ ایک روز معمول کے مطابق درس کے لئے گئی تو معلوم ہوا کہ آج سے حضرت سید سرور شاہ صاحب کا درس شروع ہو گا چونکہ شاہ صاحب نماز اور درس میں آہستگی کے عادی تھے اس لئے اکثر نو عمر طبقہ کنی کترا جاتا تھا اگرچہ یہ آہستگی کلام الٰہی کا نقش دلوں پر خوب جمادیا کرتی تھی مگر وہ لڑکپن ہی کیا کہ جو ایسی سنجیدگی اختیار کرلے بے شک بعد میں شعور کی بلندی کے ساتھ ساتھ پچھتاوا بھی بڑھتا چلا جائے۔

تو ذکر کرنے لگی تھی تربیت کے ایک دلکش انداز کا۔ درس میں شرکت ہر روز لازمی امر تھا بڑی باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم۔ کاپی قلم نوٹس کی غرض سے ساتھ ہوتے تھے۔ ایک روز ہم چار ہم عمر لڑکیاں اکٹھی بیٹھ گئیں اور بہت خوش ہو رہی تھیں کہ آج ممانی جان سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو نظر نہیں آرہی تھیں۔ کیونکہ وہ درس سننے نوٹس لینے کے ساتھ نوجوان طبقہ پر گہری نظر رکھا کرتی تھیں۔ ابھی درس شروع نہیں ہوا تھا اور ہم آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہی تھیں کہ نظریں اٹھیں اور ممانی جان سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات فرمائے) سامنے کھڑی تھیں اور فرما رہی تھیں "لڑکیو آج شاہ صاحب کا درس ہے غور سے سننا اور نوٹ بھی کرنا" ایک ممانی جان صاحبہ کی آمد سے ہی ہمارے اوپر اوس پڑ گئی تھی اوپر سے شاہ صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے درس کی خوشخبری نے مزید کام کر دکھایا ہم نظریں جھکائے کنکھیوں سے ایک دوسری کو دیکھ رہی تھیں کہ ایک صحت مند بھڑ ہمارے سروں پر منڈلانے لگی ہم نے اپنی اپنی کاپیوں سے اس کو مار گرانے کی کوشش کی تو حفیظہ جھنگ (جو بعد میں بیگم ڈاکٹر عبد السلام صاحب بنیں) کا وار کارگر ثابت ہوا اور بھڑ گھائل ہو کر گر پڑی نصیرہ نزہت نے کاپی سے کاغذ کا ٹکڑا لے کر بھڑ کو اٹھایا اور میری طرف سرکا دیا۔ ادھر درس شروع ہو گیا میں نے اسے آہستہ سے امتہ اللہ خورشید کی طرف دھکیل دیا۔ امتہ اللہ نے بڑی متانت سے اس کی ڈھیلی سی پڑیا بنائی اور وہ پڑیا مجھے لوٹا دی بھڑ اس کے اندر پھڑپھڑا رہی تھی اب یہ پڑیا وقفے وقفے سے ہم چاروں کے درمیان چکر لگا رہی تھی اور ہم ممانی جان کو دیکھ لیتیں کہ مبادا وہ ہماری کارگزاری نہ دیکھ لیں ہنسی روکنے کے لئے مونہوں میں دوپٹے ٹھونس رکھے تھے۔ ممانی جان محترمہ جو درس سننے اور نوٹس لینے میں مصروف تھیں ان کی آواز آئی "اونہہ ہوں" اب ہم چوکنا ہو گئیں کہ ان کی توجہ تو ہم سب پر بھی ہے مگر اس کے باوجود تھوڑی دیر بعد بھڑ والی پڑیا کو ہم نے چکر دے ڈالا اور پھر ہمیں "اونہہ ہوں" کی وارننگ ملی جس کے ساتھ ہم چاروں بہت اچھی بچیاں بن کر درس سننے لگیں مگر وہ کمبخت پڑیا ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی اور اسی وجہ سے ہنسی رک نہ رہی تھی۔ مگر اب یہ ہوا کہ حضرت ممانی جان نے اپنا قرآن کریم بند کیا اور خاموشی سے ہماری جانب آئیں اور اشارے سے پڑیا کھولنے کا کہا ہم میں سے ایک نے ڈرتے ڈرتے پڑیا کھولنے کی جرأت کی کہ اسے بھڑ کاٹ نہ کاٹ لے ابھی آدھی پڑیا کھلی تھی کہ حضرت ممانی جان سارا معاملہ سمجھ گئیں اور انگلی سے ہی اشارہ کرکے پڑیا کو کھڑکی سے باہر پھینکنے کا فرمایا۔ پڑیا پھینک دی گئی تو آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے ہم سب کو اپنے قریب بیٹھنے کی ہدایت دی اور اشاروں سے ہی ہمیں اس طرح تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بٹھایا کہ اب درس سننے اور نوٹس لینے کے سوا اور کوئی چارا نہ تھا سورہ نساء کا درس ہو رہا تھا ہم سب ایسی محو ہوئیں کہ پڑیا ذہنوں سے اتر چکی تھی اور اس دن سے ایسی چاٹ پڑ گئی درس۔ خطبے۔ تقاریر توجہ اور خاموشی سے سننے کی کہ تمام عمر اس کا اثر رہا جو اب تک پختگی سے قائم ہے اور بسا اوقات تو یہ احساس رلا دیتا ہے کہ کاش یا تو ہم سب ویسے ہی شفیق۔ ذمہ دار۔ بن جاتے یا ان پیاری ہستیوں کو موت نہ آتی کہ جو ہماری بے تکی حرکتوں پر نہ غصہ نہ دھمکی۔ نہ جھڑک اور نہ اظہار ناراضگی کرتی تھیں بلکہ شفقت و محبت سے تربیت ہاں ایسی تربیت کر دیتی تھیں کہ جو ساری عمر ایک سہانی یاد بن کر دلوں پر نقش ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پیارے وجودوں کو اپنے قرب سے نوازتا رہے اور ہمیں ان کے کندہ کردہ نقش اگلی نسلوں میں منتقل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

آنسہ طیبہ بٹ

نئی نسل اور ہماری ذمہ داریاں

ہماری نئی نسل میں بفضل تعالیٰ وہ تمام خوبیاں ہیں جو کہ ایک ترقی یافتہ قوم بننے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ہیروں کو تراشا جائے۔

قدرت نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا ہے کہ ہم اپنی اس نئی نسل کو دنیا کی صف اول کی قوموں میں لا کھڑا کریں۔ اور اس کے لیے بہت محنت' لگن' اور جذبے کی اشد ضرورت ہے۔ نئی نسل کے ان ناتراشیدہ ہیروں کو تراشنے میں جس ہستی کا سب سے زیادہ ہاتھ ہوتا ہے۔ وہ ہے "ماں" جس کے قدموں تلے جنت ہے۔ اگر مائیں برائی میں مبتلا ہوتی ہیں تو بچے کی صحیح طور پر تربیت ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ خواتین غیبت کرنے کی بری عادت میں کسی نشے کی طرح مبتلا ہوتی ہیں۔ جہاں کہیں دو یا تین خواتین اکٹھی ہوئیں وہیں یہ برائی ہوتی نظر آئے گی کہ جو محفل سے غیر حاضر ہے اس کی غیبت شروع! خاص کر اگر ساس ہیں تو بہو کی برائی اور اگر بہو ہے تو اس کے لئے غیبت میں وسیع میدان ہے یعنی ساس' نندیں' جیٹھ' دیور وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسے ماحول میں بچے ثالث کا کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر بچے کی ماں بچے کی دادی کی برائی کسی محفل میں اس کے سامنے کرتی ہے تو بچہ جو کہ ایک صاف شفاف آئینے کی مانند ہوتا ہے۔ فوراً سے بیشتر گھر آکر وہی ساری گفتگو دہرا دیتا ہے۔ بس یہیں سے ایک معمولی جھگڑے کا آغاز ہوتا ہے جو آگے چل کر دلوں میں گہری دراڑیں ڈال دیتا ہے کبھی نہ ختم ہونے والی رنجشیں۔ مرنے کے بعد بھی مرنے والے کو اس کی اچھائیوں سے زیادہ برائیوں کے حوالے سے بہت یاد کیا جاتا ہے۔ کہ "اللہ بخشے" میری ساس یا بہو بس پھر اس کے آگے برائیوں کے انبار اور اپنی مظلومیت کے لمبے اور درد بھرے افسانے کہ الامان والحفیظ۔ بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور ایک گھر کو جنت یا دوزخ بنانا ایک عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا گھریلو ماحول میں کیا آپ توقع کرسکتے ہیں کہ آپ کا لاڈلا یا لاڈلی ذہنی طور پر اور جسمانی لحاظ سے معاشرے کا ایک باصلاحیت فرد بن کر ابھر سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ یاد رکھیے کہ گھر کا ماحول بچے کی پوری زندگی پر اتنا شدید اثر انداز ہوتا ہے کہ وہ ساری عمر اپنے بچپن کے سحر سے نہیں نکل سکتا چاہے وہ خوشگوار ہو یا تلخ کیوں کہ بچپن ایک بنیاد ہے۔ اس پر ساری زندگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔

اگر گھر کا ماحول اصلاحی اور خوشگوار ہو گا ساس بہو میں ماں اور بیٹی جیسا پیار محبت احترام ہو گا (جو کہ کوئی مشکل امر نہیں) تو بچے میں بھی محبت' اخلاق' احترام' رواداری جیسے جذبات فروغ پائیں گے اور بجائے اس کے وہ بڑا ہو کر گھریلو ماحول سے فرار ہو کر غلط دوستوں یا ویڈیو سینٹرز میں پناہ حاصل کرے! وہ ایک انتہائی شریف النفس اور دوسروں کے دکھ درد بانٹ لینے والا ایک کامیاب نئی نسل کا نمائندہ ثابت ہو گا۔ ویسے بھی بچے تو ایک سادہ کاغذ کی طرح ہوتے ہیں۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اس پر کیا لکھتے ہیں؟۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ انصاف کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ اول)

(صاحب ایمان) اور نیک مرد وہی ہیں جو بیماری' غریبی میں نافرمان نہیں ہوتے۔ مقدمات میں سچائی کو ہاتھ سے نہیں دیتے اللہ تعالیٰ تمہیں متقی کرے۔ جس قدر مجلس میں بیٹھے ہیں خدا ان سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو۔ تم بھی خدا تعالیٰ سے راضی ہو۔ اور وہ دستگیری کرے کبھی اس کا شکوہ نہ کرو۔ (۔) انصاف کرو' یہ اللہ کا حکم ہے دیکھو کسی کو روپیہ دو اور وہ دھوکا دے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ دھوکا کرے' تم کسی کو ملازم رکھو اور وہ سستی سے کام لے تو کیا تم پسند کرتے ہو' اگر نہیں پھر تم دوسروں کے ساتھ بدی کیوں کرتے ہو؟ میں نے دیکھا ہے۔ سردی کا موسم ہے اور سرد ہوا چل رہی ہے بوندا باندی ہو رہی ہے ایک مزدور چوکیدار کہتا ہے۔ خبردار' ہوشیار' وہ باہر پھرتا ہے پھر کیسے افسوس تعجب کی بات ہے کہ وہ چند پیسوں کے لئے اتنا محتاط اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور ہم خدا کے بے انتہا فضلوں کو لیکر بھی (فجر سے پہلے کی عبادت) کے لئے نہ اٹھیں۔

یادرفتگان

محمد افضل

مکرم ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب

میرے والد صاحب ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب ۱۹۱۸ء میں گجرات کے شہر (محلہ کال پورہ) میں پیدا ہوئے آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد کا نام میاں اللہ دین اور دادا کا نام میاں امام دین تھا۔ آپ کے دادا میاں امام دین صاحب نے ۱۹۰۳ء میں حضرت اقدس بانی سلسلہ کی بیعت کی والد صاحب کا احمدیت سے شروع سے لگاؤ تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جب آپ کے دادا میاں امام دین صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی تو آپ کی اپنوں نے بھی اور غیروں نے بھی بہت شدید مخالفت کی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ جوں جوں ہماری مخالفت ہوتی اور جب باہر جاتے تو لوگ ہمیں مارتے پیٹتے تو اس سے ہمارا ایمان اور مضبوط ہوتا۔ والد صاحب اپنے خاندان کی مخالفت اور دشمنوں کے ایذاء کے واقعات اکثر سنایا کرتے تھے۔

آپ بچپن میں کچھ عرصہ قادیان بھی پڑھنے کے لئے گئے اور والدہ کے انتقال اور کچھ حالات کی مجبوری کے تحت آپ جلد واپس لوٹ آئے اور پھر نہ جاسکے۔ لہٰذا ابتدائی تعلیم گجرات میں ہی حاصل کی۔ گھر کے حالات کے پیش نظر آپ نے تعلیم چھوڑ کر والد صاحب کے ساتھ محنت مزدوری شروع کردی۔ جوان ہوئے تو جنگ عظیم دوئم کے لئے ۱۵-۸ پنجاب رجمنٹ میں بطور سپاہی بھرتی ہوگئے اس جنگ میں آپ کے تین اور بھائی بھی بھرتی ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کے شادی قادیان ہوئی۔ شادی کرانے کے بعد آپ جنگ پر چلے گئے۔

جب جنگ ختم ہوئی تو واپس گجرات آکر آپ نے تجارت شروع کی پشاور بنوں وغیرہ سے گھوڑے خچر وغیرہ خرید کر ادھر (گجرات) بیچا کرتے تھے اور ادھر سے خرید کر ادھر بیچا کرتے تھے۔ اس کام میں آپ نے بہت ترقی کی اور چند ہی سالوں میں آپ اللہ کے فضل سے گجرات کے امیر لوگوں میں شامل ہوگئے۔ ۱۹۷۰ء میں آپ نے ربوہ میں ایک کوٹھی خریدی اور ہم سب اہل خانہ کو ربوہ لے آئے۔ آپ نے یہاں نقل مکانی ہم بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کی۔ والد صاحب انتہائی دلیر آدمی تھے شاید اس لئے بھی کہ آپ ایک فوجی تھے۔ آپ میں ڈر خوف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ صاف گوئی کو پسند فرماتے تھے۔ آپ اپنی زندگی میں گجرات کے ایک صاحب کو راہ راست پر لائے اور پھر اسے احمدی بنایا۔ اس کا نام لال دین ہے۔ آگے اس نے اپنی فیملی کو احمدی بنایا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل وہ جماعت احمدیہ گجرات کی ایک مخلص احمدی فیملی شمار ہوتی ہے۔

آپ نے پچھلے سال ۲۵ نومبر ۱۹۹۲ء میں اپنی سب سے چھوٹی اور آخری بیٹی کی شادی کی۔ شادی کے تیسرے روز آپ معمولی سی بیماری کے بعد وفات پاگئے۔

ہمارے والد صاحب جنگ عظیم دوم میں احمدیہ رجمنٹ ۱۵-۸ پنجاب میں تھے۔ جب پارٹیشن ہوئی تو جن فوجیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے دوبارہ فوجی گاڑیوں کے ساتھ لاہور سے قادیان روانہ کیا ان میں میرے والد صاحب بھی تھے۔ انہوں نے راستہ میں ایک ٹرک روکا جن میں احمدی عورتیں تھیں اور انہیں دھوکے سے لے جارہے تھے آپ کے قافلے نے زبردستی اس ٹرک کو واپس لیا اور پھر اس ٹرک کو اپنے قافلے کے ساتھ چلا کر لاہور لائے۔ ان عورتوں میں ہماری رشتہ دار احمدی خاتون بھی تھیں جنہوں نے والد صاحب کو پہچان لیا۔ ان کی جان میں جان آئی۔ اور اس وقت سے لے کر اب تک انہوں نے والد صاحب کو بہت دعائیں دیں ان میں سے بعض اب بھی ربوہ میں موجود ہیں۔

علاوہ ازیں آپ قادیان جاکر اپنی ہمشیرہ کے گھر سے جو کہ قادیان جلسہ گاہ کے ساتھ تھا۔ بہت سارا سامان لائے اور یہ سارا سامان کرفیو کے دوران لائے۔ سامان دیکھ کر ایک ہندوستانی فوجی نے مزاحمت کی تو آپ نے اسے جھٹک کر دیوار پھلانگ لی۔ جو کہ قریباً ۱۰ فٹ اونچی ہوگی۔ ایک بات جو ان میں میں نے خاص طور پر محسوس کی وہ یہ تھی کہ احمدیت کی مخالفت میں کوئی بات برداشت نہ کرتے اور اگر کہیں ایمانی امتحان کی بات ہوتی تو جماعتی ایمان کے معاملہ میں پہاڑ کی طرح نظر آتے اور ہمیں بھی یہی کہتے کہ احمدیت سے چمٹے رہنا۔

ہمارے والد صاحب بیان کرتے تھے کہ بچپن میں ایک دفعہ ہماری دادی تائی جو کہ احمدی نہیں تھی اور ادھر گجرات میں ہمارے گھر کے پاس تھوڑی دور ہی ان کا گھر تھا۔ ادھر مجھے پکڑ کرلے گئیں۔ اور وہاں مجھے کہنے لگیں کہ آپ کے بڑے تو کافر ہوگئے ہیں آپ کی کتنی اچھی شکلیں ہیں آپ انہیں چھوڑ دیں اور ادھر ہمارے ساتھ آجائیں ہم آپ کی شادیاں کریں گے۔ ادھر رہے تو آپ کی شادیاں نہیں ہونگی۔ والد صاحب نے کہا کہ جب انہوں نے مجھے چھوڑا تو میں سیدھا گھر آیا اور دادا جان کو ساری بات بتادی۔ میری عادت تھی کہ سب باتیں دادا جان سے کرلیا کرتا تھا۔ دادا جان اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب رات کے ۸-۹ بجے کا ٹائم ہوا تو جب انہیں علم تھا کہ اب سب گھر والے موجود ہوں گے انہوں نے مجھے ساتھ لیا۔ اور کہا آؤ میرے ساتھ آپ کو کس نے کیا کہا تھا اور کدھر لے گئے تھے۔ میں انہیں وہاں لے گیا۔ چنانچہ جب گئے تو اس وقت گھر والے سب بیٹھے تھے (ایک بات یاد رہے کہ ہمارے پردادا جان اللہ کے فضل سے بہت بہادر تھے۔ کسی سے ڈرتے نہیں تھے سوائے اللہ کے) دادا جان نے سلام کرنے کے بعد دادی تائی کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ نے آج میرے اس بچے کو کیا کہا ہے کہ آیا ان کی شادیاں نہیں ہوں گی۔ آج میں آپ کو کہتا ہوں کہ آج آپ میں سے جو کوئی پڑھ لکھ سکتا ہو۔ یہ بات لکھ لے کہ میرے ان سب بچوں کی شادیاں ہوں گی۔ اور آپ کے بچوں کی میرے بچے شادیاں کروائیں گے۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب ہم سب بھائیوں کی شادیاں ہوئیں تو انہیں علم بھی نہ ہو سکا۔ اور دو بھائیوں کی شادیاں قادیان میں بھی ہوئیں۔ میری شادی اور بڑے بھائی کی بھی۔ لیکن ان کے بچوں میں سے دو تین کی شادیاں ہم نے ان کی برادری میں اپنے اثر و رسوخ سے کروائیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور احمدیت کی برکت اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل آگے ہم سب بہن بھائیوں کی بھی شادیاں ہو چکی ہیں اور سب ہی بفضل تعالیٰ صاحب اولاد ہیں۔

والد صاحب نے اپنے پیچھے ایک بیوہ یعنی ہماری والدہ صاحب اور پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں علاوہ ازیں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں وغیرہ بھی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو غریق رحمت فرمائے۔ جنت میں محض اپنے فضل سے جگہ عطا فرمائے۔ آمین ہم سب لواحقین کو ان کی خوبیاں اپنانے کی توفیق اور ہمیں صبر جمیل عطا ہو۔ اور خدا تعالیٰ ہم سب کا خود حافظ و ناصر ہو۔

حسین نقی صاحب کی ایک تحریر

مکرم و محترم حسین نقی صاحب سابق ایڈیٹر دی نیوز' لاہور رقم فرماتے ہیں:- احمدی مسلک سے تعلق رکھنے والے شیخ عبدالماجد صاحب کی تصنیف "اقبال اور احمدیت" ایک انتہائی اہم تحقیقی کتاب ہے۔ علامہ اقبال کی زندگی کے بعض اہم پہلو جن کو مصلحت کوش مصنفین محو کرنا چاہتے ہیں اس تصنیف میں نہایت تفصیل سے پیش کئے گئے ہیں۔ اس محققانہ تصنیف کی تحریک فرزند اقبال' سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک ریٹائرڈ جج' جناب جاوید اقبال کی معروف لیکن متنازعہ کتاب زندہ رود کی اشاعت کے سبب ہوئی۔

پاکستان کی محترم ترین شخصیات' جن میں علامہ اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح بطور خاص شامل ہیں' کے متعلق بیشتر مصنفین ان کی زندگی کے بعض گوشوں کو قارئین سے مخفی رکھنے پر مصر ہیں۔ ان میں ایسے دانشور بھی شامل ہیں جن کی شناخت بالغ نظر افراد کی حیثیت سے کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال بھی ان میں شامل ہیں۔ تاریخی واقعات اور حقائق میں قطع و برید ہی کا نتیجہ ہے کہ عام قارئین کے سامنے جب "اقبال اور احمدیت" جیسی مدلل تحقیق سامنے آتی ہے تو وہ قوم کی محترم ترین شخصیات کے متعلق شش و پنج کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے ذمہ دار بہر طور پر مصنفین ہی ہیں جو تاریخی حقائق اور واقعات کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔

شیخ عبدالماجد صاحب ان سب کے شکریہ کے مستحق ہیں جو بلا کم و کاست حقائق کے متلاشی ہیں۔ اپنی تصنیف کو انہوں نے بعجز انکسار ڈاکٹر جاوید اقبال کی تصنیف زندہ رود پر "تبصرہ" قرار دیا ہے حالانکہ پونے چھ سو صفحات پر مشتمل ان کی محققانہ تصنیف علامہ اقبال کی سیاسی اور سماجی زندگی پر ایک مبسوط کتاب ہے جو اقبال کے ہر طالب علم کے لئے نہایت وقیع مواد پر مشتمل ہے۔ اس کتاب سے برصغیر کی مسلم سیاست کے ارتقاء کے متعلق بھی نہایت اہم اور مفید مواد یکجا ہو کر منظر عام پر آیا ہے اور سیاسیات کے طالب علموں کے لئے بھی یہ تصنیف نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

برصغیر کی مسلم سیاست میں احمدیہ مسلک اور اس سے متعلق شخصیات کے کردار کی وضاحت کے لئے بھی یہ تصنیف پاکستان میں شائع ہونے والے سیاسی تحقیقی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہنے کو دل کرتا ہے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بیٹھے تو پہلے بھی لوگ رہا کرتے تھے لیکن اب تو کسی نیک کام کی خاطر بیٹھتے ہیں۔ ساتھ ہی فرمایا میں تو۔یوں ہی کہہ رہا ہوں میری بات کا برا نہ منائیں۔

حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفتہ المسیح الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل کرتا رہے' نے لکھا کہ سٹوڈیو کی خراب حالت کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے آباء نے گھپ اندھیروں میں فتح کے نظارے دیکھے ہیں۔ آپا جان نے لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے مبارکباد بھی پیش فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انٹرنیشنل احمدیہ ٹی وی کا عطا ہونا ہماری دعاؤں کی قبولیت ہے۔ ہماری پکار آسمان تک پہنچی اسی کا پھل ہمیں ملا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت اوکاڑہ کی طرف سے ایک لاکھ ۵۶ ہزار روپے کے وعدے کا بھی اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا ہمارا خدا بن مانگے دینے والا ہے۔ یہ سب عطایا اسی کا جلوہ ہیں۔ ہم نے اس بارے میں کوئی تحریک نہیں کی تھی اور احباب ہیں کہ کثرت سے روپے اچھال رہے ہیں۔ بے شمار دعائیں دے رہے ہیں۔ حضور نے مکرم کرنل ایاز محمود خان صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ کی طرف سے مبارک باد کے پیغامات سنائے۔ ایک صاحب مکرم مظفر احمد صاحب باجوہ نے لکھا کہ اب تو ہر طرف شادی کا سا سماں ہے کس کو فرصت ہے ڈرامے دیکھنے کی۔ حضور نے فرمایا اس سے پہلے تو لوگ ہر وقت ڈراموں سے ہی چپکے رہتے تھے۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو کی مبارکباد کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی مبارکباد تو منظوم شکل میں آنی چاہئے تھی۔ مکرم اکبر فانی صاحب نے پنجابی میں لکھا' اج تے ہو گئی بلّے بلّے اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پر مجھے چوہدری انور حسین صاحب یاد آگئے ہیں۔ ان کی ایک خاص "بلّے بلّے" ہوا کرتی تھی اور حضرت خلیفتہ المسیح الثالث برائے اشتیاق سے اسے سنا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا مکرم چوہدری انور حسین صاحب بھی ٹی وی دیکھ رہے ہوں گے حضور نے ان کو سلام کہا اور فرمایا آپ ٹھیک ہو جائیں تو یہاں بھی آجائیں تاکہ ملاقات ہو جائے۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے اشعار محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ نے مبارکباد کے طور پر دو اشعار بھجوائے۔

اب کے برس برکھا نہیں برسی برس رہے ہیں نین
جب سے تم پردیس سدھارے روتے ہیں دن رین
تم کو مبارکبادی کا پیغام بھی ساجن بھیجیں گے
ٹی وی کی کھڑکی سے تم جھانکا کرنا ہم دیکھیں گے

حضور نے فرمایا کراچی سے آپا سلیمہ صاحبہ نے بہت برمحل شعر بھجوایا ہے۔

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

حضور نے اسلام آباد سے مکرم مبارک احمد صاحب ہاشمی کے تحفے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ان کی بیگم ایک عرصہ سے وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جرمنی سے ایک صاحب کا حضور نے ذکر فرمایا جنہوں نے کہا کہ بوسنیا کے ۶۳۔ افراد احمدی ہو گئے ہیں۔ ایک اور صاحب کا حضور نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے لکھا کہ ہمارے نانا میاں لال دین کہا کرتے تھے ایک دن آئے گا تم خلیفہ کی آواز ڈبیوں میں سے سنا کرو گے۔ ان کی بات پوری ہو گئی۔

اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی تحریک دعا اسیران راہ مولا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سب کو سلام اور ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنے گا اور ان کو رہا کرے گا۔ حضور نے فرمایا اگر یہ آزاد ہو جائیں تو ساری قوم آزاد ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں آلائشوں سے پاک کرے گا

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ انگریزی میں ناروے کی ایک احمدی خاتون محترمہ عائشہ صاحبہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ آپ کا بہت نرمی اور ادب سے احتجاج موصول ہوا ہے. کہ میں صرف اردو میں بات کرتا ہوں۔ جب کہ ہم اور لوگ بھی ہیں۔ محترمہ عائشہ صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ نارویجیئن احمدی خاتون ہیں مگر انگریزی اچھی طرح سمجھ لیتی ہیں۔ حضور نے فرمایا اپنے خاوند اور بچوں کو میری طرف سے نیک خواہشات اور محبت کا پیغام پہنچا دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہ آہستہ آہستہ احمدیت کی طرف اپنا رویہ بدل رہے ہیں۔ اور احمدیت کی طرف رجحان ظاہر کر رہے ہیں حضور نے فرمایا کہ اللہ نے چاہا تو میں ایک دفعہ پھر ناروے آؤں گا اور سب احباب جماعت سے ملاقات ہو گی۔

جرمنی سے ایک غیر از جماعت مکرم ذوالفقار علی صاحب کی فیکس بھی حضور نے سنائی اور دعا کی اللہ تعالیٰ ان کو جلد احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے اور ثبات قدم عطا کرے۔

بعد ازاں حضور نے جسوال برادران کی طرف سے عطیات کا بھی اعلان کیا۔

پاکستان کے وقت کے مطابق نو بجنے میں دس منٹ پر ۱۱۔ جنوری ۱۹۹۴ء کا یہ پروگرام ختم ہو گیا۔ تاہم انٹرنیشنل احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات رات ایک بجے کے بعد تک جاری رہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

بچے کی پیدائش بذریعہ میجر اپریشن ہوئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں زچہ و بچہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فرید احمد رشید کارکن وقف جدید ربوہ کو مورخہ ۹۴۔۱۔۲ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "عروج صالحہ فرید" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ یہ بچی مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب سلیم معلم وقف جدید کی پوتی اور مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب دار الفضل ربوہ کی نواسی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عبدالوحید صاحب ابن چوہدری عبدالمجید صاحب گجر آف چھنی نزد ربوہ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک و صالحہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد ابراہیم بھٹی صاحب دار النصر غربی ربوہ منگل ۴۔ جنوری ۱۹۹۴ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ اگلے روز بدھ کے دن بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں مکرم یعقوب امجد صاحب نے دعا کرائی احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک بہاول شیر صاحب ابن مکرم ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ مورخہ ۹۳۔۱۲۔۱۳ کو ۹۰ سال کی عمر میں لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اگلے روز ان کے آبائی گاؤں کوٹ رحمت خان میں تدفین ہوئی آپ کئی سال تک اپنی جماعت کے صدر' سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالمجید طارق صاحب)

محترمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید طارق صاحب سکنہ کوارٹر نمبر ۲۲ فضل عمر ہسپتال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں لہٰذا ان کے PF میں جمع شدہ رقم خاکسارہ کو ادا کی جائے۔ مکرم افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ کی اطلاع کے مطابق موصوف کے جمع شدہ PF میں مبلغ 10507/04 روپے جمع ہیں۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم عبدالکریم صاحب (والد)
۲۔ محترمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ (بیوہ)
۳۔ مکرم عبدالعلی صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم عطاء الاعلیٰ صاحب (بیٹا)
۵۔ محترمہ عطیتہ الوہاب صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ (والدہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم محمد یونس جاوید صاحب سنت نگر لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم محمد رفیق ثاقب صاحب سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر دل کی تکلیف سے پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں داخل ہیں۔ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ : ۱۵- جنوری- کل سارا دن بادل رہے- آج صبح سے شدید دھند ہے- درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 13 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے غازی بھروتھا ڈیم کی تعمیر کا سگنل دے دیا ہے- دو ارب ۲۵ کروڑ ڈالر کے اس عظیم منصوبے سے ۱۴۵۰ میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی- اس ڈیم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں پانی کی کمی بیشی کے باوجود سارا سال بجلی کی سپلائی جاری رہے گی منصوبے کی تعمیر سے ایک ہزار افراد متاثر ہونگے-

○ کابل کی خانہ جنگی کے بارے میں حکمت یار نے کہا ہے کہ صدر ربانی کی اقتدار سے علیحدگی کے بغیر موجودہ بحران کا کوئی حل نہیں ہے- انہوں نے کہا کہ سب کے لئے قابل قبول افغان عبوری حکومت قائم کر دی جائے تو میں خود بھی مستعفی ہونے کے لئے تیار ہوں- انہوں نے پاکستان کی ثالثی قبول کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کی اور کہا کہ ہم نے پاکستان کی مثبت تجاویز کا ہمیشہ خیر مقدم کیا ہے-

○ اسرائیلی کمانڈوز کشمیریوں پر تشدد کے لئے نت نئے طریقوں کی تربیت دے رہے ہیں- شیوسینا کے ارکان افغان مہاجرین کے روپ میں حریت پسندوں کی مخبری کرتے ہیں-

○ بھارت دو ڈویژن فوج مزید مقبوضہ کشمیر میں بھیج رہا ہے- سینکڑوں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں ان کے ہمراہ ہونگی دھماکوں سے درہ بانہال بند ہو گیا- کشمیر کا واحد زمینی راستہ دوسری دنیا سے کٹ گیا- سینکڑوں موٹر گاڑیاں دونوں طرف پھنس کر رہ گئیں- غیر ملکی ایجنسیوں نے بتایا ہے کہ قومی شاہراہ پر دھماکے مجاہدین نے کئے ہیں-

○ کنٹرول لائن پر پاک بھارت تصادم کا خطرہ بڑھ گیا ہے- پوری ریاست کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں ۵۰ بھارتی فوجی تازہ جھڑپوں میں ہلاک ہو چکے ہیں- پلوامہ ائرپورٹ پر مجاہدین کے حملے سے تنصیبات تباہ ہو گئیں-

○ پاکستان انوسٹمنٹ فنڈ میں غیر معمولی اضافے پر امریکی سٹاک مارکیٹ نے اطمینان کا اظہار کیا ہے- یہ فنڈ پاکستان کی صنعتی و اقتصادی ترقی کے لئے ۶ کروڑ ڈالر اکٹھے کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا- اب تک ایک ارب ۸۷ کروڑ ڈالر اکٹھے ہو چکے ہیں یہ فنڈ ایکویٹی تمسکات کے ذریعے پاکستان میں سرمایہ کاری کرے گا-

○ روزنامہ آبزرور امریکہ کی اطلاع ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو شراب پر عائد پابندی ختم کرنے کا مشورہ دیا ہے کیونکہ امریکہ کے خیال میں اس سے منشیات کی طرف رغبت بڑھی ہے-

○ بیگم نصرت بھٹو کو سوئٹزر لینڈ میں بے نظیر بھٹو کے ہمراہ جانے پر آمادہ کرنے کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی گئی ہے- خیال ہے کہ سوئٹزر لینڈ کے شہر ڈیوس میں دونوں ماں بیٹی میں صلح ہو جائے گی-

○ جنوری سے لوڈ شیڈنگ ختم ہونے اور فروری سے جون ۹۴ء تک لوڈ مینجمنٹ شروع کرنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے-

○ لوڈ شیڈنگ میں بے ترتیبی سے شہریوں اور صارفین کو سخت پریشانی لاحق ہے- ہسپتالوں میں مریض عذاب میں ہیں- صنعتوں پر برے اثرات پڑ رہے ہیں- معاشی، معاشرتی اور سماجی حلقے اس تکلیف دہ صورت حال سے سخت پریشان ہیں-

○ وفاقی حکومت نے چاروں صوبوں میں ۷۵- ارب روپے کی مالیت کے قرضوں اور بقایا جات کی وصولی کے لئے ایک جامع مہم شروع کر دی ہے- واپڈا کے ۱۱- ارب، انکم ٹیکس ۳- ارب، کسٹمز اور سیلز ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی کے ایک ارب روپے وصول کئے جانے ہیں- ۳۰- نومبر تک صرف ایک ارب ۸۰ کروڑ روپے وصول کئے جا سکے ہیں- بڑے بڑے ٹیکس چوروں کو گرفتار کر کے ان کی کمپنیاں قرق کر لی جائیں گی- وصول کنندہ افسران تعینات کئے جا رہے ہیں- جو اہلکار وصولی کی مہم میں رکاوٹ ڈالیں گے یا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہیں گے وہ بھی سزا سے نہیں بچ سکیں گے-

○ مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ییلو کیب سکیم کی آڑ میں نواز شریف کی کردار کشی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی- انہوں نے الزام لگایا کہ بعض کار ڈیلروں کو تشدد کا نشانہ بنا کر انہیں نواز شریف اور ان کے خاندان کو فرضی سکینڈلوں میں ملوث کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے- بے نظیر ایک طرف اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دیتی ہیں دوسری طرف پارٹی عہدیداروں کو الزام تراشی پر مامور کر رکھا ہے-

○ راولپنڈی میں گیارہ افراد کا قاتل ظفر اقبال واردات کے کئی روز گذر جانے کے بعد بھی گرفتار نہیں کیا جا سکا-

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید ایک اعلیٰ سطحی فوجی وفد کے ہمراہ جمعہ کو تہران روانہ ہو گئے- وہ سعودی عرب بھی جائیں گے اور عمرہ ادا کریں گے-

○ وزیراعظم نے گوجرہ کو سوئی گیس فراہم کرنے کا حکم دے دیا ہے-

○ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ زرعی ٹیکس کا نفاذ عالمی مالیاتی اداروں کو مطمئن کرنے کے لئے کیا گیا ہے اس کے نفاذ سے حکومت پر کوئی خاص وسائل حاصل نہ ہوں گے-

○ مسلم لیگی وزراء کا خیال ہے کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سید صابر شاہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد خام خیال ہے- انہوں نے سازشی عناصر کو خبردار کیا ہے کہ اپنی حرکات سے باز آجائیں-

○ شاہ بندر کیس کا ایک ملزم ہسپتال سے فرار ہونے کے بعد گرفتار کر لیا گیا- باقی زیر علاج قیدیوں کو واپس جیل منتقل کر دیا گیا ہے- اس کیس کے شرکاء کے بارے میں خیال ہے کہ یہ الذوالفقار کے ایجنٹ ہیں-

○ چولستان میں ناکارہ زہریلی ادویہ اتارتے وقت آٹھ مزدور زہر کے اثر سے بے ہوش ہو گئے- محکمہ زراعت کی طرف سے ۷۰ کروڑ روپے مالیت کی زہریلی ناکارہ ادویات تلف کرنے کے لئے یہاں لائی گئی تھیں- عوام کے زبردست مظاہرے اور اجتماع پر اے سی یزمان نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ یہ دوائیں واپس بھجوا دی جائیں گی-

○ بھارت ہیروئن کی سمگلنگ میں تمام ملکوں سے بازی لے گیا ہے- اس وقت بھارت ۲- ارب ڈالر کی ہیروئن سمگل کر رہا ہے- ہیروئن کی تیاری کے لئے ضروری کیمیکل سب سے زیادہ بھارت میں تیار ہو رہا ہے- ٹائمز آف انڈیا نے بتایا ہے کہ منشیات کی نقل و حمل سے اندازہ ہوتا ہے کہ بھارت اس عالمی کاروبار میں مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے-

○ واپڈا کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ واپڈا بانڈ ہولڈروں کی کوپن ادائیگیاں کسی شکایت کے بغیر جاری ہیں-

○ قومی اسمبلی کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں مکمل تعاون ہے-

ربوہ کی سب سے پہلی دوکان

افضل برادرز

گولبازار ربوہ

ہمارے ہاں ہر قسم کے
• جناح کیپ • جرسیاں • سویٹر
اور جنرل سٹور کی جملہ اشیاء دستیاب ہیں-

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک نیا کوٹھی نما مکان "بیت السلطان" نمبر 8/6 فیکٹری ایریا ربوہ کرایہ کیلئے خالی ہے- جس کا رقبہ تقریباً ۱۲ مرلے اور دو مکمل علیحدہ علیحدہ حصے ہیں- ٹیلی فون، سوئی گیس، بجلی و پانی موجود ہے- بطور زر ضمانت ۶۰۰۰/- روپے اور ماہوار کرایہ ۱۴۰۰/- روپے- پورا مکان لازماً ایک شخص ہی لے سکتا ہے (لیکن اگر چاہے تو اپنی ذمہ داری پر اپنے رشتہ دار کو ساتھ رکھ سکتا ہے)

رابطہ کیلئے

چوہدری سلطان علی مالک مکان و چوہدری محمد انور
مکان نمبر B-6 فیکٹری ایریا ربوہ
دفتری فون نمبر 212333، 211333

ہومیوپیتھک کورسز
HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	بونا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھپن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیمفو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ہو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں-

سٹاکسٹ:-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ-
گنری: ہلال میڈیکل سٹور-
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار-
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار-
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک-
کیمفو سٹور ایمر میٹنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس-
گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ لاہوری بھٹہ-
سیالکوٹ: ڈمپن ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ-
چوہلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ-
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک- انوار چوک-
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ-
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ-
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کارپوریشن کیسٹ ہسپتال روڈ-
شیخوپورہ: ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ-
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال-
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار-
گجرات: خادمین ہومیوپیتھک سٹور- فیصل گیٹ-
حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور- پھلی گٹی-
کیمفو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون 771 ہلس کلینک 606

پیتہ